جمہور کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ ایام تشریق کے تمام دنوں میں ذبح ہو سکتا ہے۔ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے۔ دارقطنی نے اس کو متصل بیان کیا ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں" (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

کفار کی عیدیں اور تہوار !

از افادیت : شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی۔

کفار کی عیدیں اور تہوار بہت ہیں۔ مسلمان پر ان کی تحقیق واجب نہیں اس قدر واقفیت کافی ہے کہ فلاں کام کفار کا ہے فلاں دن یا فلاں جگہ کی تعظیم کفار کی طرف سے ہے اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو اس قدر واقفیت بس کرتی ہے کہ اس خاص کام یا دن یا جگہ کی تعظیم، اسلام کی مقرر کردہ اور بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ لوگوں نے اسے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے یا کفار سے اخذ کر لیا ہے لہذا اس کا حکم کم سے کم یہ ہو گا کہ بدعت ہے۔

ہم یہاں اس قسم کی بعض بدعتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں بہت لوگ مبتلا دیکھے جاتے ہیں:۔

چنانچہ ایک عید العشاء ہے۔ یہ عید عیسائیوں کے روزے کے آخر میں ہوتی ہے اور ان کے خیال میں اس مائدہ (دسترخوان) کی یادگار ہے جو حضرت عیسی کے حواریوں پر آسمان سے اترا تھا۔ اس عید میں بہت سے برے کام کئے جاتے ہیں۔ مثلاً عورتوں کا بازاروں میں بے حجابانہ نکلنا، قبروں کو دھونی دینا، چھت پر کپڑے پھیلانا۔ کاغذ لکھ کر دروازوں پر چسپاں کرنا۔ بیچنا، سلگانا اور اسے ثواب کا ذریعہ سمجھنا۔

بخور جلانے کو عبادت سمجھنا عیسائیوں اور صائبین کا دین ہے۔ مسلمانوں کا نہیں ہے۔ بخور بھی مشک وغیرہ کی طرح ایک خوشبو ہے۔ اس کا دھواں سونگھا جاتا ہے اور دوسری خوشبوؤں کی طرح اس کا استعمال بھی مباح ہے مگر اسے عبادت قرار دینا جائز نہیں۔

اسی طرح اس عید کے موقع پر دودھ میں چاول پکانا۔ یا گھی میں تلنا۔ یا کھچڑی تیار کرنا، یا انڈے رنگنا، یا انڈوں پر جوا کھیلنا، یا قمار بازوں کے ہاتھ انڈے بیچنا وغیرہ وغیرہ افعال جو اس موقعہ پر کئے جاتے ہیں، تمام کے تمام بدعت کے کام ہیں۔ (۱)

اسی طرح اس عید میں کسانوں کا اپنے مویشیوں پر لال ٹیکے لگانا، یا درختوں پر لال نشان بنانا، خاص قسم کے کپڑے جمع کرنا، ان سے برکت حاصل کرنا، ان کے دھوون سے نہانا یا عورتوں کا پتیاں جمع کرنا اور ان

کے پانی سے غسل کرنا، یا روزمرہ کے کام چھوڑ دینا مثلاً دوکانیں اور مدرسے بند کر دینا اور عام تعطیل کر کے خوشی منانا یہ سب کے سب بدعت کے کام ہیں۔

ا۔اسی طرح برصغیر کے مسلمانوں کا دیوالی میں اپنے گھروں کی صفائی کرنا، بچوں کا گھروندے بنانا، کھیلیں اور مٹھائیاں خریدنا، یا ہولی میں رنگ کھیلنا یا کرسمس میں ایک دوسرے کو ڈالیاں پیش کرنا اور سیر و تفریح کیلئے نکلنا بدعت کے کام ہیں۔

اس بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ کفار کی عیدوں میں مسلمانوں کو خصوصیت سے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو دوسرے دنوں میں وہ نہیں کرتے بلکہ ان عید کے دنوں کو بھی باقی دنوں کی طرح سمجھنا چاہیئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان خاص دو دنوں میں صحابہ کو کھیل اور تفریح سے منع کیا تھا جن میں اسلام سے پہلے عرب کھیل کود کرتے تھے۔اسی طرح اس خاص جگہ جانور ذبح کرنے سے روکا تھا جہاں مشرکین اپنی عید مناتے تھے۔

اسی طرح جاڑے کے موسم میں کانون اول (دسمبر) کی ۲۴۔ تاریخ میں لوگ بہت سے کام کرتے ہیں۔ عیسائیوں کے خیال میں یہ دن حضرت عیسی کی پیدائش کا دن ہے،اس میں جتنے بھی کام کئے جاتے ہیں مثلاً آگ روشن کرنا، خاص قسم کے کھانے تیار کرنا، موم بتیاں بنانا وغیرہ، سب کے سب مکروہ ہیں اس دن کو عید سمجھنا عیسائیوں کا دین و عقیدہ ہے۔اسلام میں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔سلف صالحین کے عہد میں اس تہوار کا مطلقاً کوئی پتہ نہیں ملتا۔بعد کے مسلمانوں نے اسے عیسائیوں سے اخذ کر لیا ہے۔

اسی طرح حضرت عیسی کے بپتسمہ کی یادگار میں عیسائی "عید غطاس" کے نام سے ایک عید مناتے ہیں۔ان کی دیکھا دیکھی بہت سی جاہل مسلمان عورتیں بھی اپنے بچوں کو حماموں میں نہلاتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ خاص طور پر یہ غسل بچوں کے لئے بہت مفید ہوتا ہے حالانکہ یہ عقیدہ عیسائیوں کا ہے اور مسلمانوں کے لئے نہایت مکروہ اور حرام ہے۔

یہی حکم ایرانیوں کی عیدوں نوروز اور مہرجان وغیرہ کا ہے اور اسی حکم میں دوسرے تمام کفار کی عیدیں داخل ہیں۔

بدعتی عیدیں تہوار اور میلے

اسی زمرے میں وہ تمام عیدیں، تہوار اور میلے بھی داخل ہیں جو بدعت نے پیدا کر دیئے ہیں وہ سب کے سب منکر اور مکروہ ہیں، عام اس سے کہ کراہت تحریمی ہو یا غیر تحریمی۔

اہل کتاب وغیرہ کفار کے تہوار منانے اور میلوں میں شریک ہونے کی ممانعت دو سبب سے ہے ۔ایک یہ کہ اس میں کفار کی مشابہت ہے اور دوسرے یہ کہ وہ بدعت ہیں پس تمام وہ میلے اور عیدیں جو بدعت کی راہ سے پیدا ہوئی ہیں ۔اسی حکم میں داخل ہیں اگرچہ ان میں اہل کتاب کی مشابہت نہ بھی ہو۔

ایک یہ کہ وہ بدعت کے مفہوم میں داخل ہیں اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان پر صادق آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے تو فرماتے تھے :

"اما بعد : سب سے اچھی گفتگو کتاب اللہ ہے، سب سے اچھا راستہ، محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا راستہ ۔بد ترین کام بدعت کے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے "۔ نسائی کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ "ہر گمراہی دوزخ میں ہے"۔

نیز صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :۔ "من عمل لیس علیہ امرنا فھو رد ۔"

"جو کوئی ہمارے طریقے سے الگ کام کرے، وہ کام مردود ہے "۔

اور صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہمارے اس طریقے میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ اسی پر رد ہے "۔اور اصحاب سنن نے عرباض سے بطریق صحیح (سند) روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو کوئی میرے بعد رہیگا بہت کچھ اختلاف دیکھے گا ۔لیکن تم میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت پر چلنا، اسی کی پابندی کرنا اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑنا ۔خبردار، بدعت کے کاموں سے دور رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے "۔

یہ ایک محکم قاعدہ ہے ۔سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے ثابت ہے ۔نیز قرآن مجید میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے ۔فرمایا : ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ - (سورۃ الشوری ۔۲۱)

کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) کچھ ایسے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟

پس جو کوئی کسی بات کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتا اور اس کی طرف بلاتا اور اپنے قول یا فعل سے اسے واجب بتاتا ہے جسے خدا نے مقرر نہیں کیا ہے تو درحقیقت وہ ایک ایسا دین بنا رہا ہے کس کی خدا نے اجازت نہیں دی اور جو کوئی اس کی پیروی کرتا ہے تو وہ فی الحقیقت اسے خدا کا شریک بنا رہا ہے جس نے حکم خدا کیخلاف ایک نیا دین ایجاد کیا ہے ۔